© rasailojaraid.com

دیگر کئی علمی و تحقیقی اداروں کے بھی آپ رئیس رہے اور کافی عرصہ وفاقی وزیر مذہبی امور پاکستان بھی آپ رہے۔ اس وقت آپ وفاقی شرعی عدالت کے معزز جج کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

پاکستان جو پہلے ہی مفلسی اور غربت کے ہاتھوں گھرا ہوا ہے اور اس کا تعلیمی اور علمی سرمایہ بھی آہستہ آہستہ گھٹتا چلا جارہا ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب جیسی قیمتی علمی شخصیت کے اٹھ جانے کے باعث تو علمی و تحقیقی مفلسی بھی پاکستان کے حصے میں آگئی ہے۔ تعلیمی انحطاط روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے۔ درسگاہیں ویران، حقیقی طالبعلم ناپید اور استاد و پروفیسر علم و ادب سے بے خبر۔ ایسے ماحول اور ایسے ملک میں آپ جیسے عظیم معلم استاذ، مفکر اور محقق کا بچھڑ جانا مزید گہرے صدمے کا باعث ہے۔ اب تو پورے ملک میں لے دے کے چند ہی نابغے باقی ہیں۔ اللہ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ڈاکٹر صاحب کے مقامات اعلیٰ علیین میں مقرر فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت مولانا قاضی انوار الدینؒ کی افسوسناک جدائی

وادی اکوڑہ خٹک جو قدیم زمانے سے علم و ادب اور سیاسی بصیرت و شعور سے مزین علاقہ ہے۔ خوشحال خان خٹک کا یہ آبائی گاؤں کئی جہات اور کئی حیثیتوں سے عالمی ادب و سیاست میں ہمیشہ سے ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ حضرت مولانا قاضی انوار الدینؒ بھی اکوڑہ خٹک کے علمی حلقوں کی زینت اور عوام الناس کے ماتھے کا جھومر تھے۔ حضرت قاضی صاحبؒ گاؤں کے قدیم مفتی کی حیثیت سے علاقہ بھر میں خاص شہرت کے حامل تھے۔ اکوڑہ خٹک جس کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہوگئی ہے اس کے تمام شہریوں کے نماز جنازہ کی امامت کی ذمہ داری آپ کے کاندھوں پر تھی۔ یہ اتنی بڑی ذمہ داری تھی کہ علاقہ بھر آپ کی اس عظیم ذمہ داری کے بلاتعطل اور بلاناغہ جاری رکھنے پر حیرت زدہ رہتا کہ ایک بوڑھا اور بیمار شخص کیسے علاقہ بھر کے کئی کئی جنازوں کی امامت کیلئے ہر وقت پہنچ جاتا ہے اور وہ بھی بغیر کسی معاوضے اور دوسرے دنیاوی مفاد کے۔ اس کیساتھ ساتھ اکوڑہ خٹک کی مرکزی عیدگاہ نزد جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی امامت بھی گزشتہ پچاس برس سے آپ ادا کررہے تھے۔ دراصل آپ کے آباء واجداد علماء اور قضاۃ تھے حتیٰ کہ مغلیہ دور میں بھی اس علاقہ میں آپکے اجداد ہی یہاں کے قاضی تھے۔ حضرت مولانا قاضی انوار الدینؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہ اکوڑہ خٹک کے وہ پہلے دو طالب علم تھے جنہوں نے سب سے پہلے شیخ الحدیث بانی دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے سامنے زانوائے تلمذ طے کئے۔ حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے خصوصی توجہات اور علمی و تحقیقات اور دروس کے پہلے سامع اور طالب علم حضرت قاضی صاحب ہی تھے۔ آپ نے دارالعلوم حقانیہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد یہیں سے افتاء بھی کیا اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے باعث دارالعلوم میں عرصہ دس پندرہ

© rasailojaraid.com